Lesson 17. Al-Baqarah (Ayaat 130 - 141): Day 63

سُوۡرَةُ البَقَرَة کی تفسیر

ع (١٢٩) وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ

وَ	مَنْ	يَّرْغَبُ	عَنْ	مِّلَّةِ	اِبْرٰهٖمَ	اِلَّا	مَنْ	سَفِهَ
اور	کون ہے جو	پھر جاتا ہے	سے	دین	ابراہیم کے	مگروہی کہ	جس نے	احمق بنایا

اور ابراہیم کے دین سے کون رُوگردانی کرسکتا ہے بجز اس کے جو نہایت

نَفْسَهٗ ط وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ج وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ

نَفْسَهٗ	وَلَقَدِ	اصْطَفَيْنٰهُ	فِي	الدُّنْيَا	وَ	اِنَّهٗ	فِي	الْاٰخِرَةِ
اپنے آپ کو	اور تحقیق	ہم نے ان کو منتخب کیا	بیچ	دنیا کے	اور	بے شک وہ	بیچ	آخرت کے

نادان ہو۔ ہم نے ان کو دنیا میں بھی منتخب کیا تھا۔ اور آخرت میں بھی وہ (زُمرۂ)

لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ (١٣٠) اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ لا قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ

لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ	اِذْ	قَالَ	لَهٗ	رَبُّهٗٓ	اَسْلِمْ	قَالَ	اَسْلَمْتُ	لِرَبِّ
البتہ صالحوں میں سے ہیں	جب	کہا	اس کو	اس کے رب نے	کہ مطیع ہوجا	کہا	میں مطیع ہوا	واسطے پروردگار

صلحاء میں ہوں گے (١٣٠) جب ان سے ان کے پروردگار نے فرمایا کہ اسلام لے آؤ تو انہوں نے عرض کی کہ میں رب العالمین

الْعٰلَمِيْنَ (١٣١) وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ط يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ

الْعٰلَمِيْنَ	وَوَصّٰى	بِهَآ	اِبْرٰهٖمُ	بَنِيْهِ	وَيَعْقُوْبُ	يٰبَنِيَّ	اِنَّ	اللّٰهَ
جہانوں کے	اور نصیحت کی	ساتھ اس کے	ابراہیم نے	اپنے بیٹوں کو	اور یعقوب نے	اے میرے بیٹو	بے شک	اللہ نے

کے آگے سرِ اطاعت خم کرتا ہوں (١٣١) اور ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اسی بات کی وصیت کی اور یعقوب نے بھی (اپنے فرزندوں سے یہی کہا)

اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (١٣٢) ط اَمْ كُنْتُمْ

اصْطَفٰى	لَكُمُ	الدِّيْنَ	فَلَا	تَمُوْتُنَّ	اِلَّا	وَاَنْتُمْ	مُّسْلِمُوْنَ	اَمْ	كُنْتُمْ
منتخب کیا ہے	واسطے تمہارے	دین	پس نہ	مرو تم	مگر	اور ہو تم	اطاعت گزار	کیا	تھے تم

کہ بیٹا اللہ نے تمہارے لیے یہی دین پسند فرمایا ہے تو مرنا تو مسلمان ہی مرنا (١٣٢) بھلا جس

شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ

شُهَدَآءَ	اِذْ	حَضَرَ	يَعْقُوْبَ	الْمَوْتُ	اِذْ	قَالَ	لِبَنِيْهِ	مَا تَعْبُدُوْنَ
حاضر	جب	آئی	یعقوب کو	موت	جب	کہا	اپنے بیٹوں کے واسطے	کہ کس چیز کی عبادت کرو گے تم

وقت یعقوب وفات پانے لگے تو تم اس وقت موجود تھے جب انہوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ میرے

مِنْۢ بَعْدِيْ ۭ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَاۗىِٕكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ

مِنْ	بَعْدِيْ	قَالُوْا	نَعْبُدُ	اِلٰهَكَ	وَاِلٰهَ	اٰبَاۗىِٕكَ	اِبْرٰهٖمَ	وَاِسْمٰعِيْلَ
سے	پیچھے میرے	کہا انہوں نے	عبادت کرینگے ہم	معبود تیرے کی	اور معبود	آباء تیرے کی	ابراہیم	اور اسماعیل

بعد تم کس کی عبادت کرو گے۔ تو انہوں نے کہا کہ آپ کے معبود اور آپ کے باپ دادا ابراہیم اور اسمٰعیل

وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ښ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۳﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ

وَاِسْحٰقَ	اِلٰهًا	وَّاحِدًا	وَّ	نَحْنُ	لَهٗ	مُسْلِمُوْنَ	تِلْكَ	اُمَّةٌ	قَدْ
اور اسحٰق کے	معبود کی	ایک ہی کی	اور	ہم	واسطے اسکے	مطیع ہیں	یہ تھی	ایک امت	تحقیق

اور اسحٰق کے معبود کی عبادت کریں گے جو معبود یکتا ہے اور ہم اسی کے حکم بردار ہیں ﴿۱۳۳﴾ یہ جماعت گزر چکی ان

خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْــَٔـلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا

خَلَتْ	لَهَا	مَا	كَسَبَتْ	وَلَكُمْ	مَّا	كَسَبْتُمْ	وَلَا تُسْــَٔـلُوْنَ	عَمَّا	كَانُوْا
گزر گئی	واسطے انکے تھا	جو کچھ	کمایا انہوں نے	اور واسطے تمہارے ہے	جو کچھ	کماؤ گے تم	اور نہ پوچھا جائے گا تم کو	اس چیز سے	کہ تھے وہ

کو ان کے اعمال (کا بدلہ ملے گا) اور تم کو تمہارے اعمال (کا) اور جو عمل وہ کرتے تھے ان کی پرسش تم سے

يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۴﴾ وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ۭ قُلْ بَلْ مِلَّةَ

يَعْمَلُوْنَ	وَقَالُوْا	كُوْنُوْا	هُوْدًا	اَوْ نَصٰرٰى	تَهْتَدُوْا	قُلْ	بَلْ	مِلَّةَ
کرتے	اور کہا انہوں نے	ہو جاؤ	یہودی	یا عیسائی	راہ پاؤ گے	کہہ	بلکہ پیروی کرتے ہیں ہم	دین

نہیں ہوگی ﴿۱۳۴﴾ اور وہ (یہودی اور عیسائی) کہتے ہیں کہ یہودی یا عیسائی ہو جاؤ تو سیدھے رستے پر لگ جاؤ۔ (اے پیغمبر ان سے) کہہ دو (نہیں) بلکہ

اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۳۵﴾ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ

اِبْرٰهٖمَ	حَنِيْفًا	وَمَا	كَانَ	مِنَ	الْمُشْرِكِيْنَ	قُوْلُوْٓا	اٰمَنَّا	بِاللّٰهِ
ابراہیم کی	جو ایک طرف کا تھا	اور نہ	تھا وہ	سے	مشرکوں	کہو	ایمان لائے ہم	ساتھ اللہ کے

(ہم) دین ابراہیم (اختیار کیے ہوئے ہیں) جو ایک اللہ کے ہو رہے تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے ﴿۱۳۵﴾ (مسلمانو!) کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے

وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ

وَ	مَآ	اُنْزِلَ	اِلَيْنَا	وَمَآ	اُنْزِلَ	اِلٰٓى	اِبْرٰهٖمَ	وَ	اِسْمٰعِيْلَ	وَاِسْحٰقَ
اور	جو کچھ	اتارا گیا	طرف ہمارے	اور جو کچھ	اتارا گیا	طرف	ابراہیم کے	اور	اسماعیل کے	اور اسحاق کے

اور جو (کتاب) ہم پر اُتری اُس پر اور جو (صحیفے) ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق

وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ

وَ	يَعْقُوْبَ	وَالْاَسْبَاطِ	وَ	مَآ	اُوْتِيَ	مُوْسٰى	وَعِيْسٰى	وَ	مَآ	اُوْتِيَ	النَّبِيُّوْنَ
اور	یعقوب کے	اوران کی اولاد کے	اور	جو کچھ	دیا گیا	موسٰی کو	اور عیسٰی کو	اور	جو کچھ	دیا گیا	پیغمبروں کو

اور یعقوب اوران کی اولاد پر نازل ہوئے ان پر اور جو (کتابیں) موسٰی اور عیسٰی کو عطا ہوئیں اُن پر اور جو اور پیغمبروں کو ان کے

مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿١٣٦﴾ فَاِنْ

مِنْ	رَّبِّهِمْ	لَا	نُفَرِّقُ	بَيْنَ	اَحَدٍ	مِّنْهُمْ	وَنَحْنُ	لَهٗ	مُسْلِمُوْنَ	فَاِنْ
سے	پروردگار اپنے	نہیں	جدائی ڈالتے ہم	درمیان	کسی ایک کے	ان میں سے	اور ہم	واسطے اسکے	مطیع ہیں	پس اگر

پروردگار کی طرف سے ملیں ان پر (سب پر ایمان لائے) ہم ان پیغمبروں میں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے اور ہم اُسی (خدائے واحد) کے فرمانبردار ہیں (۱۳۶)

اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ

اٰمَنُوْا	بِمِثْلِ	مَآ اٰمَنْتُمْ	بِهٖ	فَقَدِ	اهْتَدَوْا	وَاِنْ	تَوَلَّوْا	فَاِنَّمَا	هُمْ	فِيْ
ایمان لائیں	ساتھ اس چیز کے	جو کہ ایمان لائے ہو تم	ساتھ اسکے	پس تحقیق	راہ پائی	اور اگر	پھر جائیں	سوائے اسکے نہیں کہ	وہ	بیچ

تو اگر یہ لوگ بھی اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم ایمان لے آئے ہو تو ہدایت یاب ہو جائیں۔ اور اگر منہ پھیر لیں (اور نہ مانیں)

شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١٣٧﴾ صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ

شِقَاقٍ	فَسَيَكْفِيْكَهُمُ	اللّٰهُ	وَ	هُوَ	السَّمِيْعُ	الْعَلِيْمُ	صِبْغَةَ	اللّٰهِ
خلاف کے ہیں	پس بہت جلد کفایت کریگا تم کو	اللہ	اور	وہ	سننے والا	جاننے والا ہے	رنگ دیا ہے	اللہ نے

تو وہ (تمہارے) مخالف ہیں۔ اور اُنکے مقابلے میں تمہیں اللہ کافی ہے اور وہ سننے والا (اور) جاننے والا ہے (۱۳۷) (کہہ دو کہ ہم نے) اللہ کا رنگ

وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ﴿١٣٨﴾ قُلْ

وَمَنْ	اَحْسَنُ	مِنَ	اللّٰهِ	صِبْغَةً	وَّ	نَحْنُ	لَهٗ	عٰبِدُوْنَ	قُلْ
اور کون ہے	بہتر	سے	اللہ	رنگ میں	اور	ہم	واسطے اسکے	عبادت کرنیوالے ہیں	کہہ

(اختیار کرلیا ہے) اور اللہ سے بہتر رنگ کس کا ہو سکتا ہے اور ہم اسی کی عبادت کرنے والے ہیں (۱۳۸) (ان سے) کہو

أَتُحَآجُّونَنَا فِي اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ ۚ

أَتُحَآجُّونَنَ	فِي	اللّٰهِ	وَهُوَرَبُّنَا	وَرَبُّكُمْ	وَلَنَآ	أَعْمَالُنَا	وَلَكُمْ	أَعْمَالُكُمْ
کیا جھگڑتے ہو تم ہم سے	بیچ	اللہ کے	اور وہ پروردگار ہے ہمارا	اور پروردگار ہے تمہارا	اور ہمارے لیے ہیں	اعمال ہمارے	اور تمہارے لیے ہیں	اعمال تمہارے

کیا تم اللہ کے بارے میں ہم سے جھگڑتے ہو حالانکہ وہی ہمارا اور تمہارا پروردگار ہے اور ہم کو ہمارے اعمال (کا بدلہ ملے گا) اور تم کو تمہارے اعمال (کا)

وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُونَ ﴿١٣٩﴾ أَمْ تَقُولُونَ إِنَّ إِبْرٰهِمَ وَإِسْمٰعِيلَ

وَنَحْنُ	لَهٗ	مُخْلِصُونَ	أَمْ	تَقُولُونَ	إِنَّ	إِبْرٰهِمَ	وَإِسْمٰعِيلَ
اور ہم	واسطے اس کے	اخلاص کرنے والے ہیں	کیا	کہتے ہو تم	بیشک	ابراہیم	اور اسماعیل

اور ہم خاص اسی کی عبادت کرنے والے ہیں ﴿١٣٩﴾ (اے یہود و نصاریٰ) کیا تم اس بات کے قائل ہو کہ ابراہیم اور اسمٰعیل

وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطَ كَانُوا هُودًا أَوْ نَصٰرٰى ؕ قُلْ ءَأَنْتُمْ

وَ	إِسْحٰقَ	وَ	يَعْقُوبَ	وَالْأَسْبَاطَ	كَانُوا	هُودًا	أَوْ	نَصٰرٰى	قُلْ	ءَأَنْتُمْ
اور	اسحٰق	اور	یعقوب	اور اولاد اس کی	تھے	یہودی	یا	عیسائی	کہو	کیا تم

اور اسحٰق اور یعقوب اور ان کی اولاد یہودی یا عیسائی تھے (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان سے) کہو کہ بھلا تم

أَعْلَمُ أَمِ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَمَا

أَعْلَمُ	أَمِ	اللّٰهُ	وَمَنْ	أَظْلَمُ	مِمَّنْ	كَتَمَ	شَهَادَةً	عِنْدَهٗ	مِنَ	اللّٰهِ	وَمَا
بہت جاننے والے ہو	یا	اللہ	اور کون	بہت ظالم ہے	اس شخص سے	کہ چھپاتا ہے	گواہی جو	پاس اسکے ہے	طرف سے	اللہ کی	اور نہیں ہے

زیادہ جانتے ہو یا اللہ؟ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ کی شہادت کو جو اس کے پاس (کتاب میں موجود) ہے چھپائے اور

اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿١٤٠﴾ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا

اللّٰهُ	بِغَافِلٍ	عَمَّا	تَعْمَلُونَ	تِلْكَ	أُمَّةٌ	قَدْ	خَلَتْ	لَهَا	مَا
اللہ	بے خبر	اس چیز سے کہ	تم کرتے ہو	یہ	ایک امت تھی	تحقیق	گزر گئی	واسطے انکے تھا	جو

جو کچھ تم لوگ کر رہے ہو اللہ اس سے غافل نہیں ﴿١٤٠﴾ یہ جماعت گزر چکی۔ ان کو وہ (ملے گا) جو انہوں

كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٤١﴾ ع

كَسَبَتْ	وَلَكُمْ	مَّا	كَسَبْتُمْ	وَلَا تُسْـَٔلُونَ	عَمَّا	كَانُوا	يَعْمَلُونَ
کمایا انہوں نے	اور واسطے تمہارے ہے	جو	کمایا تم نے	اور نہ پوچھا جائے گا تم سے	اس چیز کا	کہ تھے	وہ کرتے

نے کیا اور تم کو وہ جو تم نے کیا اور جو عمل وہ کرتے تھے ان کی پرسش تم سے نہیں ہوگی ﴿١٤١﴾

مرکزی خیال: اس سبق میں پارے میں کی گئی نیّتوں اور اِرادوں کا محاسبہ کرنا ہے۔ لفظ رَبّانی شاید آپ نے پہلے سُنا ہو گا اب قران کے سفر میں آپ یہ لفظ بار بار سُنیں گے۔ آج کا سبق ہمیں ربّانی بناتا ہے۔ آپ دیکھیں گے جو انسان اپنی ساری زندگی اللہ کے نام پر لگا دیتا ہے، اُس کو مرتے وقت کیا فکر ہوتی ہے۔؟ اُن کو فکر ہے کہ ہمارے بعد ہماری نسلوں کا کیا بنے گا؟

ایک اور چیز ہم دیکھیں گے کہ آج کے سبق میں اخلاص پر بات ہو گی۔ اس پارے نے ہمیں کم از کم جو بنانا چاہا وہ مخلص ہے۔ آج ہم دیکھیں گے کہ نبیّوں کی زندگی کیسی ہوتی تھی؟ کیوں اُن کے بعد اُن کی اولادیں دین کے کام بڑھ چڑھ کر کرتی تھیں، اُس کی وجہ یہ ہے کہ اُنہوں نے اپنی زندگی میں ہی اپنی اولاد کہ یہ سب سکھا دیا تھا۔ جس سے اللہ کی رضا ملتی ہے۔

ایک اور چیز ہم دیکھیں گے کہ جب دین سے اس کی روح نکل جائے تو لوگ فرقہ واریت میں پڑ کر نفس کے بندے بن جاتے ہیں۔

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۳۰﴾

اور ابراہیم کے دین سے کون روگردانی کر سکتا ہے، بجز اس کے جو نہایت نادان ہو۔۔۔

یعنی کون اس پر عمل نہیں کرے گا، جو قربانی کرنا نہیں چاہتا، جو صرف اس دنیا کے غموں میں رہتا ہے۔ دنیا کی زندگی اس کے لئے اہم ہے۔ لوگ اس کو ماڈرن کہیں یا دنیا میں چاہے کتنا ہی کامیاب کہیں۔ یہاں غور کریں۔ کہ وہ نادان ہے۔ یہ لفظ قرآن پاک میں آیا ہے۔ یہ ہمارے رَبّ کا پیغام

ہے۔ میرا یا آپ کا کہنا نہیں ہے۔ عقلمندی اور بیوقوفی کا فرق دیکھنا چاہتے ہیں تو یہ دیکھو کہ جس کی زندگی ابراہیمؑ کے طریقوں والی ہے تو وہی کامیاب ہے۔

'ہم نے ان کو دنیا میں بھی منتخب کیا تھا اور آخرت میں بھی وہ (زمرۂ) صلحا میں سے ہوں گے۔'

ابراہیمؑ امام الانبیاء ہیں۔ ہم پیچھے پڑھ کر آئے ہیں کہ ابراہیمؑ سے نسبت ہر بڑے مذہب کی خواہش ہے۔ یہود و نصاریٰ سے لے کر مسلمان تک ابراہیمؑ کو اپنا پیغمبر سمجھتے تھے۔ جب نبی پاکؐ وہی شریعت لے کر آئے تو سب کو چاہئے تھا کہ اُن کی پیروی کرتے۔ یعنی جیسے ہم اُردو میں کہتے ہیں کہ وہ کون ہے جو اپنے آپ کو بڑا چوہدری سمجھتا ہے۔ اور اپنی عقل پر بڑا مان ہے۔ یہاں یعنی بات کر کے انکار کر دیا گیا کہ کون ہے جو بیوقوف ہے، نادان ہے۔ کسی چیز کی رغبت رکھنا، خواہش رکھنا۔ یہاں رغبت کے بعد عن لگ گیا، جس سے معنی اُلٹ ہو جاتے ہیں۔ جیسے نبی پاکؐ کی ایک حدیث ہے؛

' فمن رغب عن سنّتی فلیسَ منّی' یعنی جس نے سنّت سے منہ موڑا وہ مجھ سے نہیں۔

ملّتِ ابراہیمؑ جب دین اور ملّت کا لفظ آتا ہے اس کی نسبت مختلف ہو جاتی ہے۔ جب دین کی بات ہو تو اللہ کی طرف سے نسبت ہوتی ہے۔ جب کوئی نبیؑ اللہ کا نظام لاتا ہے تو وہ ملّت ہوتا ہے۔

گویا ملّت ہی اصل دین ہوتی ہے۔ سورۃ حج میں بھی آتا ہے۔ 'ملّت ابیکم ' یہاں بھی ملّت ابراہیمیؑ کا ذکر ہے۔ سورۃ آلِ عمران آیت ۱۹ میں آتا ہے: اِنَّ الدِّیۡنَ عِنۡدَ اللّٰہِ الۡاِسۡلَامُ ۟

دین تو ہمیشہ اللہ کے نزدیک اسلام ہی رہا ہے۔ یہاں سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ باقی سب مذاہب کے نام خودساختہ ہیں۔ پہلے دور میں نہیں تھے۔

اللہ نے انسانوں کو زندگی گزارنے کا جو نظام دیا وہ شروع سے ایک ہی ہے۔ آدمؑ سے لے کر نبی پاکؐ تک۔ اسلام شروع آدمؑ سے ہوُا اور اس عمارت کی آخری اینٹ نبی پاکؐ ہیں۔

سورۃ مائدہ کی آیت ۳ میں ہے۔

اَلۡيَوۡمَ اَكۡمَلۡتُ لَـكُمۡ دِيۡنَكُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِىۡ وَرَضِيۡتُ لَـكُمُ الۡاِسۡلَامَ دِيۡنًا ؕ

آج ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔

سَفِهَ: یعنی خود کو ہلکا کرنا۔ چھوٹا۔ ناقص، بیوقوف، یعنی جس میں ذراسی بھی عقل ہوگی وہ ملتِ ابراہیمیؑ کی پیروی کرے گا۔ یہاں ہمیں ایک Criteria دیا جارہا ہے کہ اگر تم کامیاب بننا چاہتے ہو تو ابراہیمؑ کے طریقوں پر عمل کرو۔ اب اگر ہم اللہ کی نظر میں اپنا مقام دیکھنا چاہتے ہیں تو یہ دیکھ لیں کہ ہم سنّتوں پر کتنا عمل کرتے ہیں؟ کیا حقیقت میں عقل مند ہیں۔ ہماری زندگی کے طور طریقے عقلمندوں والے ہیں؟

اللہ نے ابراہیمؑ کو دنیا میں بھی چن لیا تھا۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کیسے چنا تھا؟

چناؤ سے ہمارے ذہن میں وکٹری سٹینڈ آتا ہے۔ یعنی کوئی پرائز مل جانا۔ ولقد شدّت کے لئے استعمال ہُوَا ہے۔ اور ہم نے چنا تو ہم عزّت کے لئے آیا ہے۔ اصۡطَفَيۡنٰهُ سے، صفیہ، اور صفائی الفاظ ہیں۔ جب ہم صفائی کرتے ہیں تو چیزیں چن رہے ہوتے ہیں۔ صاف چیزیں چنتے ہیں اور ناکارہ چیزیں پھینک دیتے ہیں۔ کیسے چنا تھا؟ اللہ نے ابراہیمؑ کی قربانیوں کو قبول کر لیا تھا۔ اب مادّی طور پر غور کریں تو

ابراہیمؑ کامیاب شخص نہیں تھے۔ جو معیار ہمارا آج کل ہے وہ نہیں تھا۔ اچھا گھر، گاڑی فیملی، ہمارا تو یہی معیار ہے۔ ابراہیمؑ تو ساری زندگی اللہ کے لئے قربانی کرتے رہے، کبھی اِدھر اور کبھی اُدھر۔

اللہ نے ابراہیمؑ کو اپنے کام کے لئے چن لیا تھا، آپ کو اللہ اگر اپنے دین کے کام کے لئے چن لے تو آپ سے زیادہ خوش قسمت کون ہو گا؟ نہ آپ کے پاس اعلیٰ رہائش ہو، نہ نئے ڈیزائن کے طرح طرح کے کپڑے اور زیورات ہوں، نہ مال ہو۔ نہ گاڑی ہو۔ اور اللہ آسمان سے پکارے اصۡطَفَيۡنٰهُ تو ہم میں سے کون وہ بننا چاہے گا؟

ہم میں سے کتنے لوگ ہیں جو لوگوں کی ہدایت کا باعث بننا چاہیں گے؟ کیا ہمارے پاس عقل ہے؟ کیا ہمارے پاس وقت ہے کہ کما کر بینک بھرتے رہیں؟ کیا گھر میں بیٹھ کر ٹی وی دیکھتے رہیں یا سوتے رہیں؟

ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں اللہ چن لے اور ہمارا وقت، ہماری صلاحتیں اللہ کے دین کے کام آئیں۔ جس بندے کو یہ احساس ہو جائے کہ اللہ نے میرا چناؤ اپنے دین کے کام کے لئے کیا ہے، وہ حقیقت میں اپنے اوپر رشک کرے گا۔ ہمیں یہ نقطہ سمجھنے کی ضرورت ہے۔

رکوع نمبر پانچ سے بنی اسرائیل کی بات شروع ہوئی تھی۔ یہاں یہ ختم ہو رہی ہے کہ اصل کامیاب کون ہے۔ یہ پارہ نمبر دو کے لئے ہمیں تیار کر رہا ہے۔ پارہ نمبر دو سے انشااللہ ہماری زندگی کا نیا دور شروع ہونے والا ہے۔ اس پارے میں ہمارے لئے اللہ کے خزانے ہیں۔ آپ کو احساس ہو گا کہ اللہ نے کیسے آپ کو چن لیا ہے۔ اللہ آپ کو کہاں سے اُٹھا کر کہاں لے جانا چاہتا ہے۔ یہ اللہ کی رحمت ہے۔

اللہ نے ابراہیمؑ کی قربانی قبول کی۔ سورۃ مائدہ میں آتا ہے 'اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ' یعنی صرف متّقی لوگوں کی قربانی قبول ہوتی ہے۔ ہر ایک کی نہیں ہوتی۔ دنیا والے ہمیں جو بھی کہیں۔ اگر ہمارے اندر خلوص ہوگا تو قربانی قبول ہوگی۔

ہماری زندگی سے قربانی کا Ritual بھی نکلتا جارہا ہے، کہ پیسے بھیج دیتے ہیں۔ آہستہ آہستہ ہمارے بچوں کو پتا بھی نہیں ہوگا کہ قربانی کیوں اور کیسے کرتے ہیں۔ اپنے بچوں کہ سب دکھائیں اور سکھائیں۔ کوئی ایسا انتظام کریں کہ بچے قربانی ہوتا دیکھیں۔۔ کیسے بکرے اللہ کی راہ میں قربان ہورہے ہیں، اس سے بھی ایمان تازہ ہوگا۔ دعا کریں کہ ہماری قربانیاں قبول ہوجائیں۔

پہلے دور میں جب کوئی قربانی کی جاتی تو اس چیز کو ایک میدان میں رکھ دیا جاتا۔ آسمان سے آگ آتی اور جس کی قربانی قبول ہوتی تو آگ اس کو کھالیتی تھی اور جس کی قربانی قبول نہ ہوتی وہ وہیں پڑی رہ جاتی۔ معاشرے میں رسوائی ہوجاتی کہ اس کی قربانی قبول نہیں ہوئی۔

اللہ نے ہمارے پردے رکھ لئے۔ ہر بندے کے اندر یہ سوچ پیدا ہوجانی چاہئے کہ ہم یہ کام تو کررہے ہیں کیا اللہ کو میرا یہ کام پسند بھی ہے۔ دن بدن ہمیں یہ فکر لگ جانی چاہئے کہ اللہ میرے اعمال قبول کررہا ہے؟ کیا میرے اندر اخلاص ہے؟

اصْطَفَيْنٰهُ سے یہ بھی پتا چل رہا ہے کہ اللہ نے پاک صاف کرلیا۔ اپنے لئے رکھ لیا۔ دنیا کے بوجھ ختم ہوجاتے ہیں۔ آپ کو دنیا کی پرواہ ہی نہیں رہتی۔ آپ کو سکون ملتا ہے۔ آپ اپنی راہ میں آنے والی

رکاوٹیں دور کرنے لگتے ہیں۔ دنیا کی مصروفیات کم کرتے جاتے ہیں۔ ابراہیمؑ کا طریقہ شرک سے پاک تھا، اللہ کے احکام ماننے کا طریقہ تھا۔ اور اگر ہم وہ سب کرتے ہیں تو انعام کیا ہے؟

"آخرت میں وہ نیک لوگوں میں ہوگا" اس میں تاکید ہے۔ یعنی ضرور ایسا ہی ہوگا۔ دنیا میں نیکی کے کام کریں تو آخرت میں نیک لوگوں میں شمار ہوتا ہے۔ یہاں ہم ابراہیمؑ کو خراجِ تحسین پیش کرنے کے لئے حدیثؐ سے کچھ باتیں لیتے ہیں۔

قیامت کے لوگ دن لوگ برہنہ اُٹھیں گے لیکن ابراہیمؑ کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔ کیونکہ

جب ابراہیمؑ کو آگ میں پھینکا گیا تو اُنؑ کے کپڑے اُتار لئے گئے تھے۔ معراج پر ابراہیمؑ نبی پاکؐ کو ساتویں آسمان پر ملے تھے اس سے اُنؑ کا درجہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ عرش سے نیچے والے آسمان پر ہیں۔ ایک حدیثؐ سے ہمیں یہ بھی پتا چلتا ہے کہ سب چھوٹے بچے جو وفات پا چکے ہیں یا پری میچیور بچے بھی جنت میں ابراہیمؑ کی کفالت میں ہیں۔

یاد رکھیں کہ آخرت کی کامیابی ہی اصل کامیابی ہے۔ جو بندہ اپنی زندگی میں اللہ کی خاطر کوئی نیکی کرتا ہے، اللہ اُس کی بہت قدر کرتا ہے۔ اسلام سلامتی کا راستہ ہے کہ اپنے آپ کو اللہ کی بندگی میں دے دیں پھر سلامت رہیں گے۔ جو لوگ اللہ کی بات مانتے ہیں اور جو نہیں مانتے وہ برابر نہیں ہو سکتے۔
اصل عقل مند وہ ہے جو آخرت کا سودا کرتا ہے۔ جو آخرت کی کامیابی چاہتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ اس کا شمار صالحین میں ہو اس کو ابراہیمؑ کی طرح ہونا پڑے گا۔